تاثرات

پاکستان میں متعدد ادارے تصنیفی و تحقیقی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کی طرف سے جو تصنیفات معرضِ اشاعت میں آئی ہیں، وہ اپنی جگہ مفید اور اہم ہیں اور پڑھے لکھے لوگ ان سے آشنا ہیں۔ لیکن ان اداروں میں ایک دوسرے سے تعاون و تعلق کا فقدان ہے۔ بلاشبہ ان میں ہر ادارے کی علمی تگ و تاز کا دائرہ وسیع ہے اور تحقیق و کاوش کے مختلف شعبوں میں انھوں نے اچھا خاصا کام کیا ہے، اگر ان میں یک جہتی، باہمی رابطہ اور مل جل کر کام کرنے کا جذبہ کار فرما ہو تو ان کی یہ خدمات مزید موثر اور مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

ان اداروں کے اربابِ انتظام اور اصحابِ تحقیق کو ملک کے تعلیم یافتہ حلقوں میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور ان کی علمی کوششوں کو سراہا جاتا ہے۔ اگر یہ آپس میں رابطہ رکھیں اور تصنیفات کے سلسلے میں نظم و ضبط سے کام لیں تو اس کے نہایت اچھے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں اور فکر و عمل کے دائروں میں زیادہ ہم آہنگی پیدا ہو سکتی ہے۔ کہنا یہ ہے کہ ان کو مل بیٹھنا چاہیے اور اپنے علمی کاموں کے بارے میں ایک دوسرے سے مشورے لیتے رہنا چاہیے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ ایک ادارے میں جو کام ہو رہا ہے، عدمِ واقفیت کی بنا پر دوسرا ادارہ بھی وہی کام شروع کر دے۔ علاوہ ازیں علمی اداروں میں تعاون اور روابط کا سلسلہ اس لیے بھی قائم رہنا چاہیے کہ اس سے اہلِ علم اور اصحابِ تحقیق کے لیے کام کی نئی راہیں کھلتی ہیں اور انھیں ایک دوسرے کے افکار و تصورات سے باخبر ہونے کے مواقع میسر آتے ہیں۔

تعجب کی بات ہے کہ ہر پیشے اور طبقے کے لوگ آپس میں روابط رکھتے اور تعلقات بڑھاتے ہیں لیکن اصحابِ تصنیف کا مسئلہ اس سے مختلف ہے، وہ میل جول اور تعاون کے بجائے ایک دوسرے کی مخالفت کرتے بلکہ بعض اوقات تکلیف دہ قسم کی تنقیص پر اتر آتے ہیں، حالاں کہ یہی وہ طبقہ ہے، جس کو باہم مل جل کر اور ہم آہنگی اور نظم کے ساتھ کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔